منگل
5- ستمبر 1995ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون 429
رجسٹرڈ نمبر ایل 5254

جلد 45-80 نمبر 199 | منگل - 8 ربیع الثانی - 1416ھ، 5 تبوک 1374 ہش، 5 - ستمبر 1995ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بات وہی برکت والی ہوتی ہے جس کے ساتھ آسمانی نور ہو

جو لوگ برکت پاتے ہیں ان کی زبان بند اور عمل ان کے وسیع اور صالح ہوتے ہیں پنجابی میں کہاوت ہے کہ کہنا ایک جانور ہوتا ہے اس کی بدبو سخت ہوتی ہے اور کرنا خوشبودار درخت ہوتا ہے۔ سو ایسا ہی چاہئے کہ انسان کہنے کی نسبت کر کے بہت کچھ دکھائے۔ صرف زبان کام نہیں آتی۔ بہت سے ہوتے ہیں جو باتیں بہت بناتے ہیں اور کرنے میں نہایت سست اور کمزور ہوتے ہیں۔ صرف باتیں جن کے ساتھ روح نہ ہو وہ نجاست ہوتی ہیں۔ بات وہی برکت والی ہوتی ہے جس کے ساتھ آسمانی نور ہو اور عمل کے پانی سے سرسبز کی گئی ہو۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

یاد رکھو کلام الٰہی حقیقی برکات کا سرچشمہ اور نجات کا سچا ذریعہ ہے۔ یہ ان لوگوں کی اپنی غلطی ہے جو کلام الٰہی پر عمل نہیں کرتے۔ عمل نہ کرنے والوں میں سے ایک گروہ تو وہ ہے جس کو اس پر اعتقاد ہی نہیں اور وہ اس کو خدا تعالیٰ کا کلام ہی نہیں سمجھتے۔ یہ لوگ تو بہت دور پڑے ہوئے ہیں، لیکن وہ لوگ جو ایمان لاتے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے۔ اور نجات کا شفا بخش نسخہ ہے۔ اگر وہ اس پر عمل نہ کریں تو کس قدر تعجب اور افسوس کی بات ہے۔ ان میں سے بہت سے تو ایسے ہیں جنہوں نے ساری عمر میں کبھی اسے پڑھا ہی نہیں۔ پس ایسے آدمی جو خدا تعالیٰ کے کلام سے ایسے غافل اور لاپرواہیں ان کی ایسی مثال ہے کہ ایک شخص کو معلوم ہے کہ فلاں چشمہ نہایت ہی مصفّٰی اور شیریں اور خنک ہے اور اس کا پانی بہت سی امراض کے واسطے اکسیر اور شفا ہے، یہ علم اس کو یقینی ہے لیکن باوجود اس کے اور باوجود پیاسا ہونے اور بہت سی امراض میں مبتلا ہونے کے وہ اس کے پاس نہیں جاتا، تو یہ اس کی کیسی بدقسمتی اور جہالت ہے۔ اسے تو چاہئے تھا کہ وہ اس چشمہ پر منہ رکھ دیتا اور سیراب ہو کر اس کے لطف اور شفا بخش پانی سے حظ اٹھاتا۔ مگر باوجود علم کے اس سے ویسا ہی دور ہے جیسا کہ ایک بے خبر۔ اور اس وقت تک اس سے دور رہتا ہے جو موت آکر خاتمہ کر دیتی ہے۔ اس شخص کی حالت بہت ہی عبرت بخش اور نصیحت خیز ہے۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 140)

فہرست جنازہ غائب

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے مورخہ 25- اگست 1995ء کو بیت الفضل لندن میں مندرجہ ذیل جنازہ غائب پڑھائے۔

1- مکرم مبشر احمد صاحب باجوہ- جرمنی
2- مکرم ابراہیم صاحب- آف سکاٹ لینڈ (بوسنیا میں راہ خدا میں جان دی)
3- مکرمہ عائشہ صاحبہ اہلیہ کرنل سلطان محمد صاحب آف اٹک (بنت حضرت چوہدری فتح محمد سیال صاحب)
4- مکرم ڈاکٹر میر نعیم اللہ صاحب- بریڈفورڈ
5- مکرم بشیر الدین خالد مومن صاحب- آف بنگلہ دیش حال دبئی
6- مکرم میاں جہانگیر وٹو صاحب- وساویوالہ ضلع اوکاڑہ (والد میاں منظور احمد وٹو وزیر اعلیٰ پنجاب)
7- مکرم ڈاکٹر عبدالسمیع صاحب (والد مکرم عبدالبصیر سمیع صاحب آف آلٹن یوکے) لاہور
8- مکرمہ ناصرہ بیگم صاحب اہلیہ مکرم چوہدری عنایت اللہ صاحب بہلولپوری
9- مکرم چوہدری محمد عبداللہ صاحب درویش قادیان
10- مکرمہ شاکرہ بیگم صاحبہ اہلیہ شیخ لطیف الرحمٰن صاحب وفات یافتہ (والدہ شیخ سلیم الرحمٰن صاحب ٹورنٹو کینیڈا)
11- مکرم ملک نصر اللہ خاں صاحب ابن مکرم ملک سلیم اللہ خاں صاحب جرمنی۔
12- مکرم فیصل مسعود صاحب (طالب علم یوکرین (UKRAIN
13- مکرمہ حسن آفتاب بیگم صاحبہ بنت محمد عباس خاں صاحب وفات یافتہ آف پشاور
14- مکرمہ فہمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم عطاء اللہ صاحب کھوکھر وایس اے
15- مکرمہ سکینہ بیگم صاحبہ اہلیہ لیفٹیننٹ کرنل بشیر احمد صاحب وفات یافتہ آف مراڑہ ضلع سیالکوٹ

خصوصی درخواست دعا

○ محترم پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب بغرض علاج ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب کرام سے گزارش ہے کہ اس خادم انسانیت بزرگ کے لئے درد دل سے دعا کریں کہ شافی مطلق اپنے فضل سے انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور فعال زندگی سے نوازے۔

محبت الٰہی کا ذریعہ شفقت علیٰ خلق اللہ ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

اللہ تعالیٰ کی صفات میں سے جو صفت انسان سے خصوصیت سے تعلق رکھتی ہے وہ رب العالمین کی صفت ہے۔ خدا تعالیٰ رب ہے۔ ساری دنیا اس کی پیدا کی ہوئی ہے۔ ہندوستان کے باشندے اس کی مخلوق ہیں۔ افریقہ کے اس کی مخلوق ہیں۔ یورپ و امریکہ کے لوگ اس کی مخلوق ہیں۔ اس لئے خدا کی ساری مخلوق انسان کی نظر میں محبوب ہونی چاہئے۔ کیونکہ یہ ہو نہیں سکتا کہ باپ سے محبت ہو اور اس کے بیٹے سے دشمنی ہو یا باپ سے دشمنی ہو اور بیٹے سے دوستی۔ کوئی محبت کا تعلق ایسا نہیں مل سکتا جس میں متعلقات کی محبت کو چھوڑ دیا گیا ہو۔ متعلقات

باقی صفحہ 7 پر

عربی سیکھیں کیونکہ عربی کی تعلیم کے بدوں (کلام الٰہی) کا مزا نہیں آتا

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت : دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

5- تبوک 1374 ھش — 5 - ستمبر 1995ء

سوچ کی بنیادی ضرورت

ہم میں سے ہر شخص کچھ نہ کچھ کرتا ہے۔ کوئی نوکری کرتا ہے۔ کوئی تجارت کرتا ہے۔ کوئی زراعت کا کام کرتا ہے۔ اور ہم یہ سب کام کرتے ہوئے سوچتے ہیں کہ ہمیں جو کچھ کرنا چاہئے وہ ہم نے کرلیا ہے یا وہ ہم کر رہے ہیں۔ اچھی بات ہے۔ ضرور سوچنا چاہئے اور اپنے کام کو زیادہ بہتر بنانے کے لئے زیادہ محنت کرنی چاہئے۔ اسی لئے کہا گیا ہے کہ صاحب ایمان کا آج گذرے ہوئے کل سے بہتر ہوتا ہے اور آنے والا کل آج سے بہتر ہونا چاہئے۔ جس کی صرف اور صرف یہی صورت ہے کہ انسان سوچے کہ میں نے کیا کیا ہے اور اس کا نتیجہ کیا نکلا ہے۔ اور جو کچھ میں نے کیا ہے اب میں اس سے بہتر کرنے کی کوشش کروں گا۔ انسان کی ترقی کا راز اسی میں مضمر ہے اگر وہ سوچے ہی نہ تو ترقی کیسے کرے۔ اور ترقی نہ کرے تو صاحب ایمان کس طرح بنے۔ جس کے گذرے ہوئے کل سے آج بہتر ہے اور جس کا آنے والا کل آج سے بہتر ہونا چاہئے۔ پس یہ بات انتہائی ضروری ہے کہ ہم ہر کام کے متعلق سوچیں۔ لیکن سب سے زیادہ سوچنے والی بات یہ ہے کہ آخر ہم اس دنیا میں لائے ہی کیوں گئے ہیں۔ ہم نے اب تک اس بات کو کس حد تک سوچا ہے اور اس کے مطابق عمل کیا ہے۔ اور باقی وقت جو ہم نے یہاں گذارنا ہے وہ ہم نے کس طرح گذارنا ہے۔ یہ سوچ سب سے زیادہ اہم سوچ ہے۔ کہا جا سکتا ہے کہ بنیادی سوچ یہی ہے۔ باقی جو کچھ بھی ہم کرتے ہیں اس کے کرنے سے یا کسی حد تک نہ کرنے سے بھی گذارہ ہو جاتا ہے۔ لیکن یہ سوچ کہ ہم اس دنیا میں آئے ہی کیوں ہیں۔ اور ہمیں یہاں کیا کرنا ہے۔ اور اس کے بغیر کسی صورت میں بھی گذارا نہیں ہو سکتا۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) اس سلسلے میں فرماتے ہیں۔

"یقیناً سمجھو کہ ہر شخص اپنے اندازہ کے موافق عمر کا ایک حصہ کھا چکا ہے۔ بڑی عمر ہو گئی ہے۔ تب بھی تھوڑے دن باقی ہیں۔ اور تھوڑی ہے تب بھی تھوڑے ہی باقی ہیں۔ کیونکہ گذرنے والے زمانہ کو ہمیشہ تھوڑا خیال کیا جاتا ہے۔ پس یاد رکھو کہ انسان جو اس مسافر خانے میں آتا ہے اس کی اصل غرض کیا ہے۔ اصل غرض انسان کی خلقت کی یہ ہے کہ وہ اپنے رب کو پہچانے اور اس کی فرمانبرداری کرے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ میں نے جن اور انس کو اس لئے پیدا کیا ہے کہ وہ میری عبادت کریں۔ مگر افسوس کی بات ہے کہ اکثر لوگ جو دنیا میں آتے ہیں بالغ ہونے کے بعد بجائے اس کے کہ اپنے فرض کو سمجھیں اور اپنی زندگی کی غرض اور غایت کو مدنظر رکھیں وہ خدا تعالیٰ کو چھوڑ کر دنیا کی طرف مائل ہو جاتے ہیں اور دنیا کا مال اور اس کی عزتوں کے ایسے دلدادہ ہوتے ہیں کہ خدا کا حصہ بہت ہی تھوڑا ہوتا ہے۔ اور بہت لوگوں کے دل میں تو ہوتا ہی نہیں۔ وہ دنیا ہی میں منہمک اور فنا ہو جاتے ہیں۔ انہیں خبر بھی نہیں ہوتی کہ خدا بھی کوئی ہے۔ ہاں اس وقت پتہ لگتا ہے جب قابض ارواح آکر جان نکال لیتا ہے۔"

پس ہر بات کے متعلق سوچنے کے ساتھ ساتھ ہمیں ہر وقت یہ بھی سوچتے رہنا چاہئے کہ ہم جو اس دنیا میں آئے ہیں۔ تو آنے کی غرض کو کس حد تک پورا کر رہے ہیں۔

اللہ کی توفیق سے علم اپنا بڑھاؤ
جو کچھ تمہیں آتا ہے وہ اوروں کو سکھاؤ
ہر شخص کے ماحول کو کرنا ہے منوّر
ہر راہ میں، ہر گام پہ قندیل جلاؤ

ابوالاقبال

لکڑیوں کو جس طرح سے راکھ کر دیتی ہے آگ
نیک کاموں پر حسد کرتا ہے ویسا ہی عمل
رشک تو کر دوسروں کی عزّت و توقیر پر
دوسری جو راہ ہے اس پر مگر ہرگز نہ چل

آگے نکل گیا ہے کوئی دوسرا تو کیا
تو بھی قدم بڑھا کے ذرا تیز تیز چل
اس کی نہ ٹانگ کھینچ کہ وہ منہ کے بل گرے
تو آپ منہ کے بل نہ گرے، ہوش کر، سنبھل

شاگرد نکل جاتا ہے استاد سے آگے
استاد کو یہ بات پسند آتی ہے اکثر
کہتا ہے کہ دیکھو مرے شاگرد کو دیکھو
اللہ کا ہے فضل کہ ہے برتر و افسر

علم حاصل کر لیا ہے تو اُسے تقسیم کر
علم کی تعظیم ہے یہ، علم کی تعظیم کر
ہے جہالت اِک اندھیرا اور اندھیرا معصیّت
نیک بن کر نیکیوں کے واسطے تفہیم کر

شاگرد کامیاب ہُوا ہے تو فخر کر
استاد کے کمال کا حصہ اُسے مِلا
وہ خود بھی پھُول ہے مگر اُس کے چمن میں اب
ویسے ہی رنگ و بُو کا نیا پھول بھی کِھلا

ابوالاقبال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع

افکارِ عالیہ

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع فرماتے ہیں۔

پس (اے میرے رب تو دونوں پر رحم فرما جس طرح انہوں نے مجھے بچپن میں پالا۔ دعا) میں ایک یہ پہلو بھی ہمارے سامنے آگیا کہ وہ رستہ جس پر خدا کے انعام یافتہ لوگ چلا کرتے تھے وہ اپنی اولاد کے لئے صرف رحمت کا سلوک نہیں کیا کرتے تھے۔ ان کے لئے دعائیں کیا کرتے تھے۔ اور ان کی دعائیں ان کے رحم کے نتیجہ میں ہوتی تھیں۔ کیونکہ رحم کے نتیجے میں وہ خود بعض سختیاں اختیار نہیں کر سکتے تھے۔ بعض جگہ وہ تجاوز نہیں کر سکتے تھے وہ سمجھتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کا حکم نہیں ہے کہ میں یہاں زبردستی اس کو ٹھیک کر دوں۔ اس کے نتیجہ میں ان کے دل میں درد پیدا ہوتا تھا اور دعاؤں کی طرف توجہ پیدا ہوتی تھی۔ پس وہ لوگ جو منعم علیہم ہیں جن کو خدا نے اس رستہ پر کامیابی سے چلنے کی توفیق بخشی جو انعام یافتہ لوگوں کا رستہ تھا۔ انہوں نے اپنی اولادوں کے لئے دعائیں بھی بہت کیں۔ پس اس کے نتیجہ میں خدا نے بھی جواباً حسن سلوک سکھایا تو اس مضمون کو دعا پر ختم کیا۔ فرمایا وہ تمہارے ساتھ حسن سلوک کرتے تھے اس میں دعائیں بھی شامل تھیں۔ کما کے لفظ نے بتا دیا کہ دعائیں ضرور شامل تھیں اگر دعائیں شامل نہ ہوتیں تو خدا دعا سکھاتا کیوں؟ پس اس مضمون کو دعا پر ختم کرنا اس آیت کو بہت ہی زیادہ دلکشی عطا کرتا ہے۔ بہت ہی حسین بنا دیتا ہے۔ کیسا کامل کلام ہے تربیت کے سارے امور بھی اس میں بیان ہوگئے دونوں نسلوں کے تعلقات اس میں بیان ہوگئے وہ خطرات بیان ہوگئے جو ہمیں درپیش آسکتے ہیں جن سے ہمیں متنبہ کیا گیا اور پھر یہ بتایا گیا کہ تربیت کا بہترین طریق دعا ہی ہے پس جس طرح تمہارے والدین بچپن میں دعاؤں کے ذریعہ تم سے اپنی رحمت کا اظہار کرتے تھے تم بھی آخر پر خدا سے یہ دعا کیا کرنا اور اس دعا کو حسن سلوک کے بعد رکھا ہے۔ دیکھیں! (-) ان پر اپنی رحمت کے پر پھیلا دو' ان کو اپنے پروں کے نیچے لے لو۔ ساری بات بظاہر مکمل ہوگئی۔ پھر فرمایا نہیں مکمل ہوئی جب تک یہ دعا ساتھ نہیں کرو گے۔ اس وقت تک تم حقیقت میں احسان کا بدلہ احسان کے ذریعہ نہیں دے سکو گے۔ پس اس دعا نے اس مضمون کو مکمل کیا اس دعا کے وقت ان سب باتوں کو اگر ہم پیش نظر رکھیں تو اس دعا میں بہت گہرائی پیدا ہو جاتی ہے اور بہت عظمت پیدا ہو جاتی ہے اور یہ دعا اگلوں کے لئے بھی مفید ہے اور گزرے ہوؤں کے لئے بھی مفید ہے اور ہر طرف برابر اثر دکھاتی ہے۔

توحید باری تعالیٰ کے ساتھ اس مضمون کا بہت گہرا تعلق ہے کیونکہ سوسائٹی میں وحدت توحید کے اعلیٰ قیام کے لئے ضروری ہے۔ اور سوسائٹی میں وحدت تبھی ممکن ہے کہ اگر والدین کا اولاد کے ساتھ اور اولاد کا والدین کے ساتھ گہرا اٹوٹ تعلق قائم ہو چکا ہو۔ اسی کے نتیجہ میں خاندان استوار ہوتے ہیں اسی کے نتیجہ میں سوسائٹی میں یک جہتی پیدا ہوتی ہے۔ جہاں خاندانی رشتے ٹوٹ جائیں جہاں والدین اپنی اولاد سے الگ ہونے شروع ہو جائیں وہاں سوسائٹی پارہ پارہ ہو کر بکھر جاتی ہے اور ایک بکھری ہوئی منتشر سوسائٹی توحید پر قائم نہیں ہوا کرتی پس وحدت کے ساتھ اس مضمون کا ایک اور بھی گہرا تعلق ہے یعنی ایک تعلق تو یہ ہے کہ خدا کو اپنی توحید کے بعد سب سے زیادہ یہ چیز پیاری ہے کہ (صاحب ایمان) احسان کا بدلہ احسان کے ساتھ دینے والا ہو اور دوسرا تعلق یہ ہے جو میں نے بیان کیا ہے۔

اب ایک اور دعا میں آپ کو بتاتا ہوں (کلام الٰہی) میں سورۃ الکہف آیت ۱۱ میں یہ دعا بیان ہوئی ہے۔ (-) کہ اے ہمارے رب ہمیں اپنی جناب سے اپنے حضور سے رحمت عطا فرما (-) اور ہمارے لئے اپنی جناب سے ہدایت اور رشد کے سامان پیدا فرما۔ ہمیں ہدایت اور رشد عطا فرما۔

اس دعا کا بھی ایک پس منظر ہے۔ یہ دعا ان اصحاب کہف کی دعا ہے جن کے متعلق (کلام اللہ) فرماتا ہے کہ ان پر جب دنیا تنگ ہوگئی جب سطح زمین پر بسنا ان کے لئے ممکن نہ رہا تو بجائے اس کے کہ وہ توحید سے تعلق توڑتے انہوں نے یہ زیادہ پسند کیا کہ سطح زمین پر بسنے کی بجائے غاروں میں اتر جائیں اور بنی نوع انسان سے چھپ کر اپنی زندگی بسر کریں تاکہ توحید پر قائم رہ سکیں۔

پس اس دعا کا بھی توحید کے ساتھ بہت گہرا تعلق ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (-) اور یاد کرو اس وقت کو کہ جب نوجوانوں کی ایک جماعت (فتیۃ سے مراد نوجوانوں کی جماعت ہے) غار میں داخل ہونے لگی۔ غاروں کی طرف مائل ہوگئی اور یہ غاروں کی زندگی بسر کرتے ہوئے انہوں نے دعا کی اے خدا دنیا سے تو ہمیں اب رحمت کی کوئی امید نہیں رہی۔ (اے ہمارے رب اپنی جناب سے رحمت عطا کر) یہیں من لدنک پر بہت زور ہے۔ من لدنک کا مطلب ہے کہ اب اپنی جناب سے تو نے جو کچھ دینا ہے عطا کرنا۔ اگر دنیا میں کوئی رحمت کا دودھ باقی ہوتا تو ہمیں کیا ضرور تھی کہ انسانوں کی طرح سطح زمین پر بسنے کی بجائے ہم جانوروں کی طرح غاروں میں اتر جاتے۔ یہ عیسائیت کی پہلی صدی اور پھر دوسری صدی اور پھر دوسری اور تیسری صدی کے ان موحدین کا ذکر ہے جنہوں نے توحید کی خاطر عظیم الشان قربانیاں دی ہیں اور یہ قربانیاں ان کو رومن حکومت کے مظالم کے مقابل پر بھی دینی پڑیں اور بعض عیسائی متعصب فرقوں کے مقابل پر بھی دینی پڑیں جو رفتہ رفتہ توحید سے تثلیث کی طرف گمراہ ہو چکے تھے۔ پس ان کا یہ ذکر تاریخی لحاظ سے ہر اس قوم کے لئے اہمیت رکھتا ہے جس کو خدا کی راہ میں تکلیفیں پہنچائی جائیں گی اور بڑی بڑی آزمائشوں میں ڈالا جائے گا۔ اس سے پہلے میں نے حضرت یوسفؑ کی ایک دعا آپ کے سامنے رکھی تھی۔ اور خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ بہت ہی حسین قصہ ہے کہ یوسف نے یہ دعا کی اے خدا یہ عورتیں جن لذتوں کی طرف مجھے بلاتی ہیں (-) اے میرے اللہ مجھے قید خانہ زیادہ پیارا ہے بجائے اس کہ میں ان کی دعوت کے نتیجہ میں دنیاوی لذتوں کو اختیار کرلوں اور تیری رضا کو تج کر دوں۔ یہ اس سے ملتی جلتی دعا ہے۔ عیسائی قوم نے بھی آغاز میں خدا کی خاطر بہت ہی عظیم الشان قربانیاں دی ہیں اور ان کی قربانیوں کی یاد زندہ رکھنے کے لئے (کلام الٰہی) نے ہمیں بتایا کہ انہوں نے دنیا کی سطح کے مقابل پر غاروں میں بسنا پسند کر لیا۔ تہذیب کو چھوڑ کر پرانے زمانوں کی طرف لوٹ گئے جبکہ انسان ابھی متمدن نہیں ہوا تھا اور یہ عرض کیا کہ اے خدا اب ہمیں دنیا والوں سے رحمت کی کوئی امید نہیں رہی۔ (-) اب تیرے سوا کوئی عطا کرنے والا نہیں ہے تو اپنی جناب سے ہمیں رحمت عطا فرما۔ (-) اور محض اپنے فضل اور رحمت کے نتیجہ میں ہمیں ہدایت پر قائم رکھنا کیونکہ ہدایت کی خاطر ہم یہ قربانی دے رہے ہیں اگر غاروں میں بسنے کے باوجود ہم ہدایت سے خالی ہو گئے یا دوبارہ گمراہ ہو گئے تو ہماری یہ قربانیاں ضائع جائیں گی۔

جماعت احمدیہ کے حالات پر یہ دعا بہت صادق آتی ہے اس لئے خصوصیت کے ساتھ پہلے مسیح کے ماننے والوں کی قربانیوں کو یاد رکھتے ہوئے اب اپنے لئے وہی ترجیحات قائم رکھیں جو پہلے مسیح کے ماننے والوں نے اپنے لئے قائم رکھی تھیں کہ دنیا کی خاطر ہدایت کو قربان نہیں ہونے دیں گے اور مظالم سے گھبرا کر وہ ہدایت کی راہ نہیں چھوڑیں گے اور اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتے ہوئے اگر تمام انسانی حقوق سے محروم بھی کر دیئے جائیں گے تب بھی وہ خدا تعالیٰ سے دعائیں کرتے ہوئے اس زندگی کو خوشی کے ساتھ قبول کرلیں گے۔ اس لئے مجھے اس کا خیال آیا کہ بعض دفعہ پاکستان میں تکلیفیں اٹھانے والے بعض احمدی مجھے شکایت کے خط لکھ دیتے ہیں کہ ہماری ترقیات رک گئیں۔ بچے لکھ دیتے ہیں کہ تعلیم کے معاملے میں ہم سے برا سلوک ہو رہا ہے۔ ہمارے حقوق ادا نہیں کئے جا رہے۔ (-) اگر جماعت احمدیہ خدا تعالیٰ سے صبر مانگے گی اور رحم مانگے گی تو (اللہ تعالیٰ نے چاہا تو) ان کے حوصلے کبھی ناکام نہیں ہوں گے اور ہمیشہ اللہ تعالیٰ ان کے حوصلوں کو سربلند رکھے گا۔

اب ایک دعا حضرت زکریا کی میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں جو اولاد کی تمنا میں کی گئی ہے مگر کس قسم کی اولاد کی تمنا ہے کیوں ایسی تمنا کی گئی تھی' اس کا پس منظر میں پہلے حضرت زکریا کی ایک دعا میں آپ کے سامنے بیان کر چکا ہوں۔ یہ دعا اپنی ایک الگ شان رکھتی ہے بڑا گہرا اس میں درد ہے اور بہت ہی زیادہ خدا تعالیٰ سے وفا کا اظہار ہے اور خدا تعالیٰ کے ساتھ تعلق میں استقلال کا اظہار ہے۔ کٓھٰیٰعٓصٓ اس سے یہ آیت شروع ہوتی ہے۔ سورہ مریم کی یہ پہلی آیت ہے۔ کٓھٰیٰعٓصٓ یہ وہ حروف ہیں جو حروف مقطعات کہلاتے ہیں اور ان میں خدا تعالیٰ کی بعض صفات بیان کی گئی ہیں۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (-) اے محمد ﷺ اب ہم اپنے ایک خاص بندے زکریا کے ساتھ تیرے رب کی رحمت کا ذکر کرنے لگے ہیں۔

جب کوئی خاص اہم بات ہو تو تمہیداً اس سے پہلے متوجہ کیا جاتا ہے کہ دیکھو دیکھو اب بہت عظیم الشان ذکر ہونے والا ہے' تو اس طرح (کلام الٰہی) نے اس مضمون کا عنوان باندھا ہے پہلے اپنی وہ صفات بیان فرمائیں جن کے متعلق آنحضرت ﷺ کی تشریح فتح البیان میں یہ مذکور ہے کہ - امّ ہانی سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ک سے مراد کاف ہے۔ یعنی خدا اپنے بندے کے لئے کافی ہے۔ (کیا اللہ نے اپنے بندے کے لئے کافی نہیں ہے) میں یہی لفظ کاف پایا جاتا ہے کہ کیا خدا تعالیٰ اپنے بندے کے لئے کافی نہیں ہے جس کی انگوٹھیاں احمدی اکثر پہنے پھرتے ہیں۔ تو پہلی بات تو "ک" ہے کہ خدا سے مایوس ہونے کیا سوال ہے کیا وہ اپنے بندے کے لئے کافی نہیں پھر "ہ" سے مراد ہاد ہے یعنی ہدایت دینے والا وہی ہے جو اپنے بندے کو ہدایت پر قائم رکھے تو رکھے ورنہ انسان اپنی طاقت سے ہدایت پر قائم رہ نہیں سکتا۔ "ی" کا لفظ مخاطب کا ہے کہ اے خدا جو کافی ہے اور ہادی ہے اور "ع" سے مراد عالم یا علیم اور "ص" سے مراد صادق ہے۔

عالم ان معنوں میں یعنی اس لئے اس موقع پر اس کا استعمال ہوا ہے کہ خدا تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ کسی کے لئے کوئی اولاد مفید ہے یا نہیں ہے۔ کیوں اولاد عطا فرماتا ہے؟ کیوں نہیں اولاد عطا فرماتا۔ اور صادق ان معنوں میں کہ اگر وہ وعدہ کرلے تو ضرور پورا کرتا ہے خواہ بظاہر اولاد کے پیدا ہونے کا کوئی امکان بھی باقی نہ ہو۔ پس ان صفات الٰہی کے ذکر کے بعد فرمایا اب ہم تجھ سے اپنے ایک بہت ہی پیارے بندے زکریا کے ساتھ اپنے حسن سلوک کا ذکر کرتے ہیں۔ (-) اس نے ہلکی ہلکی آواز میں جس طرح ایک آدمی کراہتا ہے اور گلے اور منہ سے دردناک سی آوازیں نکلتی

باقی صفحہ 5 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سفرِ یورپ 1955ء اور ایک مکتوبِ گرامی

حضرت امام جماعت الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کو ۲۶- فروری ۱۹۵۵ء کو مغرب کے قریب اعصابی تکلیف کا حملہ ہوا۔ اس بارے میں اچانک خبر سن کر احباب اپنے گھروں سے آپ کی اقامت گاہ کی طرف بھاگے۔ بیوت میں اجتماعی دعائیں کیں۔ چودہ بکرے ذبح کئے گئے۔ اور نقدی بھی صدقہ کی گئی۔ احباب کو فجر سے پہلے کی عبادت کے لئے جگایا گیا اور بعض بیوت میں یہ عبادت باجماعت ادا کی گئی قادیان۔ واشنگٹن' ہیگ' جکارتہ' لندن وغیرہ سے فون اور تاروں کے ذریعہ ربوہ سے حال معلوم کیا گیا اور ڈاکٹر اور نمائندے بھجوائے گئے۔

پہلی رات ہی قابل ڈاکٹر صاحبان لاہور سے پہنچ گئے۔ ان کے نزدیک یہ شدید اعصابی تکلیف تھی بہرحال ان کا مشورہ یہ تھا کہ سوچ بچار اور معمولی ملاقات کا کام بھی نہ کیا جائے۔

حضرت صاحب نے احباب جماعت کو اپنے پیغام میں بیان فرمایا کہ میرے سامنے بہت بڑا کام ہے۔ میں اپنے علاج کے لئے یورپ جا رہا ہوں۔ اللہ تعالیٰ سب سامان کرنے والا ہے۔ ۱۹۲۴ء کے سفر یورپ کے لئے مشرقی افریقہ کے صرف تین افراد بابو اکبر علی صاحب۔ سید معراج الدین صاحب۔ اور بابو محمد عالم صاحب کی ایسی حالت تھی کہ وہ کچھ قرض دے سکیں۔ ایمان نے ان کی تمام مالی کمزوریوں کو دور کر دیا۔ بابو اکبر علی صاحب نے اپنی تجارت کا ایک حصہ فروخت کر کے مجھے قرض دے دیا۔ اس سفر کے خرچ کا اکثر حصہ مشرقی افریقہ عراق اور چند اور غیر ممالک کے احمدیوں نے برداشت کیا تھا۔ انجمن قادیان تو ہمارے کھانے کا خرچ بھی نہیں بھجوا سکتی تھی۔ قدرت الٰہی کا ایک عجیب واقعہ ہوا کہ اچانک لندن میں ایک بینک سے مجھے سات آٹھ صد پونڈ کی رقم ملی۔ بصد مشکل خطوط لکھ لکھ کر معلوم ہوا کہ عراق کے ایک غیر از جماعت شخص نے یہ رقم مجھے نذرانہ کے طور پر بھجوائی ہے۔ یہ ساری رقم میں نے سلسلہ کو دے دی۔" نیز رقم فرمایا "حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کو اللہ تعالیٰ نے بتایا تھا کہ آسمان سے بعض لوگوں سے کہا جائے گا کہ وہ تیری مدد کریں۔ یہی معاملہ خدا کا میرے ساتھ رہا ہے۔ میں نے تو ہمیشہ خدا تعالیٰ کا ہاتھ پکڑا ہے۔ اور اس سے کہا ہے کہ اپنے نوکر کو دوسروں کی ڈیوڑھی سے مانگ کر گذارا کرنے پر مجبور مت کر۔ اس میں نوکر کی ہتک نہیں آقا کی ہتک ہے کسی نے میری مدد نہیں کی کہ خدا تعالیٰ نے بیسیوں گنے اس کی مدد نہ کی ہو۔

حضرت صاحب ۲۳- مارچ کو اس سفر پر لاہور کو روانہ ہوئے اور روانگی سے پہلے حضرت صاحب نے احباب سمیت دعا کی۔ حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس اور چوہدری غلام مرتضیٰ صاحب قائم مقام وکیل اعلیٰ نے دو بکرے صدقہ کے طور پر موٹر کے حرکت میں آتے ہی ذبح کئے۔ الوداع کہنے کے لئے احباب دور پہاڑیوں پر دو رویہ تک کھڑے تھے۔

حضرت صاحب نے ایک روز پہلے ایک پیغام کے ذریعے احباب کو متنبہ کیا کہ ایسے موقعہ سے فائدہ اٹھا کر شریر لوگ فتنہ پیدا کرتے ہیں۔ اگر کوئی شخص ایسی اختلاف کرنے والی بات کرے تو فوراً لاحول اور استغفار پڑھیں۔ اور عبداللہ بن ابی بن سلول منافق کے بیٹے کے غیرت مندانہ رویے کو مدنظر رکھو۔"

حضرت صاحب نے ایک اور پیغام میں رقم فرمایا:-

"ہر انسان جو پیدا ہوا ہے اس نے مرنا ہے۔ ان گھڑیوں میں جب میں محسوس کرتا تھا کہ میرا دل ڈوبا کہ ڈوبا مجھے یہ غم نہیں تھا کہ میں اس دنیا کو چھوڑ رہا ہوں مجھے یہ غم تھا کہ میں آپ لوگوں کو چھوڑ رہا ہوں اور مجھے یہ نظر آرہا تھا کہ ابھی ہماری جماعت میں وہ آدمی نہیں پیدا ہوا جو آپ کی نگرانی ایک باپ کی شکل میں کرے۔ میرا دماغ بوجھ نہیں برداشت کر سکتا تھا۔ مگر اس حالت میں میں برابر یہ دعا کرتا رہا کہ اے میرے خدا جو میرا حقیقی باپ اور آسمانی باپ ہے مجھے اپنے بچوں کی فکر نہیں کہ وہ یتیم رہ جائیں گے۔ مجھے اس کی فکر ہے کہ وہ جماعت جو سینکڑوں سال کے بعد تیرے (-) نے بنائی تھی وہ یتیم رہ جائے گی۔ اگر تو مجھے تسلی دلادے کہ ان کے یتم کا میں انتظام کر دوں گا۔ تو پھر میری یہ تکلیف کی گھڑیاں سہل ہو جائیں گی مگر تو مجھ سے یہ کس طرح امید کر سکتا ہے کہ یہ لاکھوں روحانی بچے جو تو نے مجھے دیئے ہیں جن کے دشمن چپے چپے پر دنیا میں موجود ہیں۔ اور جن کو ختم کرنے کے لئے ہر وقت نیزے اٹھ رہے ہیں۔ جب میرے بعد ان نیزوں کو اپنی چھاتیوں پر کھانے والا کوئی نہیں رہے گا تو تو ہی بتا کہ میں اس بات کو کس طرح برداشت کروں مجھے ان لوگوں کے یتیم ہو جانے کا ڈر ہے۔ جنہوں نے تیرے نام کو روشن کرنے کے لئے پچاس سال متواتر قربانیاں کیں۔ دنیا نے ان کو کمائی سے محروم کر دیا تھا۔ پھر بھی وہ ہر اس آواز پر آگے بڑھے جو تیرے نام کے روشن کرنے کے لئے میں نے اٹھائی تھی۔ اب اے میرے وفادار آقا! میں تجھے تیری ہی وفاداری کی قسم دیتا ہوں ان کمزوروں نے اپنی کمزوریوں کے باوجود تجھ سے وفاداری کی۔ تو طاقتور ہوتے ہوئے ان سے بے وفائی نہ کیجیو کہ یہ بات تیری شان کے شایان نہیں۔ میں ان لوگوں کو تیری امانت میں دیتا ہوں۔ اس امانت کو پوری وفاداری کے ساتھ سنبھال کر رکھو۔"

ڈاکٹر مجھے کہتے ہیں کہ فکر مت کرو۔ لیکن میں اس امانت کا فکر کس طرح نہ کروں جسے میں نے پچاس سال سے زیادہ عرصہ تک اپنے سینہ میں چھپائے رکھا۔ اور ہر عزیز ترین چیز سے زیادہ عزیز سمجھا۔

اے میرے عزیزو! تم سے کوتاہیاں بھی صادر ہوئیں تم سے قصور بھی ہوئے۔ مگر میں نے یہ دیکھا کہ ہمیشہ خدا تعالیٰ کی آواز پر تم نے لبیک کہا۔ تم موت کی دیواروں میں سے گذر کر خدا تعالیٰ کی طرف دوڑتے رہے ہو۔ مجھے یقین ہے کہ خدا تعالیٰ تمہیں نہیں چھوڑے گا۔ خدا تمہیں بے کسی اور بے بسی کی موت نہیں دے گا"

یہ بیان کرتے ہوئے کہ ڈاکٹروں کے نزدیک آپ کی بیماری عوارض کی [illegible] ہے۔ فرمایا:-

"جو کچھ بھی ہو ہمارا خدا سچا خدا ہے۔ زندہ خدا ہے۔ وفادار خدا ہے۔ تم ہمیشہ اس پر توکل رکھو........ اور اس دعا کے طریقہ کو یاد رکھو جو میں نے اوپر بیان کیا ہے۔ میں نے کبھی نہیں دیکھا کہ اس دعا کے قبول ہونے میں دیر ہوئی ہو۔ اگر تم اس رنگ میں اس کی طرف جھکو گے تو وہ ہمیشہ تمہاری مدد کے لئے آسمان سے اترتا رہے گا۔ ایک دولت میں تمہیں دیتا ہوں۔ ایسی دولت جو کبھی ختم نہیں ہوتی۔ ایک علاج میں تمہیں عطا کرتا ہوں۔ وہ علاج جو کسی بیماری میں خطا نہیں کرے گا۔ ایک عصا میں تمہارے حوالے کرتا ہوں۔ ایسا عصا جو تمہاری عمر کی انتہائی کمزوری میں بھی تمہیں سہارا دے گا۔ اور تمہاری کمر کو سیدھا کرے گا۔

"اے خدا تو اپنے ان بندوں کے ساتھ ہو۔ جب انہوں نے میری آواز پر لبیک کہی تو انہوں نے میری آواز پر لبیک نہیں کہی بلکہ تیری آواز پر لبیک کہی۔ اے وفادار اور صادق الوعد خدا اے وفادار اور سچے وعدوں والا خدا تو ہمیشہ ان کے اور ان کی اولادوں کے ساتھ رہیو۔ اور ان کو کبھی نہ چھوڑیو۔ دشمن ان پر کبھی غالب نہ آئے۔ اور یہ کبھی ایسی مایوسی کا دن نہ دیکھیں۔ جس میں انسان یہ سمجھتا ہے کہ میں سب سہاروں سے مایوس ہو گیا ہوں۔ یہ ہمیشہ محسوس کریں کہ تو ان کے دل میں بیٹھا ہے۔ ان کے دماغ میں بیٹھا ہے۔ اور ان کے پہلو میں کھڑا ہے۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

خدا کرے میرا یہ سفر میرے لئے نہ ہو بلکہ دین حق کے لئے ہو اور خدا کرے خدا کے دین کے لئے ہو اور خدا کرے کہ میری عدم موجودگی میں تم غم نہ دیکھو۔ اور جب میں لوٹوں تو خدا تعالیٰ کی مدد اور نصرت میرے بھی ساتھ ہو اور تمہارے بھی ساتھ ہو۔ ہم سب خدا کی گود میں ہوں۔

اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ اس کی اطاعت ومحبت کس رنگ سے ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ہماری تاریخ

the TRUTH 26.5.1961

THE FIRST [redacted] NEWSPAPER IN NIGERIA

۲۶- مئی ۱۹۶۱ء کے ہفتہ وار ٹروتھ میں سیرالیون کی آزادی کی تقریب جو ربوہ میں منائی گئی اس کی روداد شائع ہوئی۔ لکھا ہے کہ:-

ربوہ میں افریقن سٹوڈنٹس یونین کے زیر انتظام سیرالیوان کی آزادی کی تقریب منائی گئی۔ اس تقریب میں نہ صرف ربوہ کے افریقی طالب علموں نے شرکت کی بلکہ لاہور اور لائل پور سے بھی اس تقریب میں شرکت کے لئے افریقی طلباء تشریف لائے۔ تعلیم الاسلام کالج کے پرنسپل (حضرت مرزا ناصر احمد صاحب اور کالج کے سٹاف کے بعض دیگر افراد بھی اس تقریب میں موجود تھے) ان کے علاوہ بہت سے مربیوں نے جنہوں نے افریقہ کے مختلف علاقوں میں دعوت الی اللہ کا فریضہ سرانجام دیا ہوا ہے' شرکت کی۔ اس تقریب کے لئے سیرالیون کے وزیر اعظم ملٹن مارگائی برطانیہ کے ڈپٹی ہائی کمشنر مقیم لاہور۔ یونائیڈ عرب ریپبلک کے سفیر اور مراکو اور غانا کے ہائی کمشنروں نے جو دہلی میں مقیم تھے پیغامات بھیجے۔ یہ پیغامات ربوہ کی افریقن سٹوڈنٹ یونین برانچ کو بھیجے گئے تھے۔ اس تقریب کی صدارت محترم بشارت احمد صاحب بشیر نے کی جو خود سیرالیون میں دعوت الی اللہ کا فریضہ سرانجام دے چکے تھے۔

کلام الٰہی پڑھے جانے کے بعد چیئرمین صاحب نے تقریب سے خطاب کیا اور اس بات پر اپنی خوشی کا اظہار کیا کہ سیرالیون نے آزادی حاصل کرلی ہے۔ اور اس آزادی کے لئے انہوں نے افریقنوں کو عام طور پر اور سیرالیون کے باشندوں کو خاص طور پر مبارک باد دی۔ چیئرمین نے کہا کہ پاکستان کے باشندے اس موقعہ پر بہت خوش ہیں کیونکہ ایک اور ملک میں جہاں مسلمانوں کی آبادی کی اکثریت ہے نے آزادی حاصل کرلی ہے آپ نے احمدیہ جماعت کی تعلیمی اور مذہبی کارکردگی کا (سیرالیون میں) ذکر کیا۔

اس کے بعد مشرقی افریقہ کے ایک طالب علم نے پیغامات پڑھ کر سنائے ان پیغامات کے بعد سیرالیون کے ایک دوست محمود کونٹے نے حاضرین سے خطاب کیا جس میں آزادی کے لئے کی گئی کوششوں کا ذکر کیا گیا۔ آخیر پر انہوں نے محترم پرنسپل صاحب تعلیم الاسلام کالج اور دیگر تمام افراد کا جنہوں نے اس تقریب کو کامیاب بنایا شکریہ ادا کیا۔ تقریب کے بعد چائے اور چائے کے بعد رات کا کھانا پیش کیا گیا۔ اور کھانے کے بعد تعلیمی اور مذہبی کارکردگی سے تعلق رکھنے والی فلمیں دکھائی گئیں۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپ کا خط ملا

مکرم عبدالروٴف صاحب سویڈن سے لکھتے ہیں۔

امید ہے آپ خدا تعالیٰ کے فضل سے خیریت سے ہوں گے۔ کئی بار خیال آیا ہے کہ آپ کی خدمت میں خط لکھوں۔ جب بھی اخبار الفضل پڑھتے ہیں تو آپ کے لئے دل سے دعا نکلتی ہے۔ آپ نے اس اخبار کو نہایت دلچسپ پر از معلومات اخبار بنا دیا ہے اللہ تعالیٰ آپ کو اس کاوش کی جزاء خیر عطاء فرمائے۔ آمین

۲۰۔ ستمبر ۹۴ء کے پرچہ میں آپ کا مضمون "میری صحافت" نظر سے گذرا۔ نہایت دلچسپ اور مفید مضمون ہے۔ اس میں آپ نے ذکر کیا ہے کہ آپ نائیجیریا سے ۱۹۶۵ء میں واپس پاکستان آئے۔ اس ضمن میں عرض ہے کہ یہ تو ممکن ہے کہ پاکستان واپسی پر آپ نے اپنی جمع شدہ چھٹی گذار کر اوائل ۶۵ء میں دفتر میں حاضری دی ہو۔ لیکن جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے آپ نائیجیریا سے ۱۹۶۴ء میں پاکستان گئے تھے۔ اور واپس جاتے ہوئے چند روز ہمارے پاس جدہ میں بھی تشریف لائے تھے۔ واللہ اعلم۔

اپنی خاص دعاؤں میں خاکسار کو یاد رکھیں۔ مجھے آج کل انجائنا کی تکلیف ہو گئی ہے۔ کامل شفاء یابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

مکرم میاں عبدالسمیع صاحب نون سرگودھا سے لکھتے ہیں۔

۹۵-۸-۱ کا تحریر کردہ مکتوب مجھے آج ملا ہے غالباً ۱۲/۱۳ روز پوسٹ بھی نہیں ہوا محترم میاں محمد جہانگیر صاحب وٹو کی وفات ۲۰/۷ کو ہوئی مجھے فوراً فون وہاں سے آیا وزیر اعلیٰ کے لئے میاں صاحب کی وفات کی الفضل میں خبر سے کیا مشکل پیش آنی تھی وہ نہ خود احمدیت کو مخفی رکھتے تھے نہ وزیر اعلیٰ کو ان کے احمدی تسلیم کرنے میں کبھی جھجک ہوئی وہ اپنی جماعت کے عہدیدار بھی تھے اور احمدیت کے ساتھ منسلک ہونے کو اپنے لئے اعلیٰ ترین شرف برملا ظاہر کرتے تھے میرا تو ان کے ہاں بہت آنا جانا تھا۔ مجھے انہوں نے قبول احمدیت کے حالات بتائے تھے۔

میاں منظور احمد صاحب نے اپنے والد کی وفات کی خبر اولاً احمدیوں کو ہی دی اور پھر انہیں جنازہ پڑھانے کے لئے مناسب انتظامات خود کر دئے چنانچہ صرف احمدیوں نے ہی ان کا جنازہ پڑھایا جس میں ۴۰ کے قریب دوست شامل ہو سکے کیونکہ ۵ بجے شام ان کی وفات ہوئی اور ساڑھے نو بجے شب تدفین بھی کر دی گئی اس لئے مقامی احباب ہی شامل جنازہ ہوئے۔

میں نے میاں منظور احمد صاحب وٹو کو فوراً تار بھی دیا اور پھر تعزیت کا خط بھی لکھا نیز میاں صاحب کے عزیز میاں احمد شجاع صاحب وٹو کو جو مشیر وزیر اعلیٰ ہیں انہیں بھی خط لکھا کہ وہ میرے دیر سے واقف ہیں۔ پھر میاں صاحب کے بڑے پوتے میاں معظم جہانزیب صاحب سے بھی چونکہ میں متعارف تھا اور وہ جانتے ہیں کہ میرا ان سے دوستانہ تھا ان سے بھی تحریری تعزیت کی۔ احباب جماعت وساویوالہ کو اور امیر صاحب ضلع اوکاڑہ کو بھی خطوط لکھے۔ وہاں میرا جانے کا پروگرام بھی ہے قبر پر دعا کروں گا اور گھر کے موجود افراد اور احباب جماعت سے مل کر تعزیت کروں گا۔

میاں صاحب تو اپنے بیٹے کی دنیا میں کامیابیوں کو بھی احمدیت کی برکت یقین کرتے تھے ہمیں ڈر تھا کہ میاں منظور صاحب قل اور چہلم وغیرہ کی رسوم نہ کرنے لگیں۔

مقام شکر ہے ہمارے جو دوست ۲۱/۷ کو وہاں تعزیت کے لئے گئے ہوئے تھے انہوں نے بتایا کہ وزیر اعلیٰ صاحب نے اعلان کیا کہ میرے والد صاحب احمدی عقیدہ رکھتے تھے اور قل وغیرہ کی رسوم کے قائل نہیں تھے اس لئے میں ایسی کوئی رسم نہیں کروں گا جو والد صاحب کے عقیدے میں ناجائز ہو۔

میں وساویوالہ اور حویلی لکھا کے دوستوں سے ملنے کے بعد تدفین کے بعد کے حالات سے آگاہ کروں گا۔

اگلے روز الفضل میں آپ نے اپنے خاندان کی تفصیل لکھی تو تب پتہ چلا کہ آپ نے یہ تحریک کیوں کی تھی (جو اللہ چاہے) آپ کا خاندان اتنا پھیلا ہوا ہے کہ جماعت میں بہت شاذ ہی کوئی خاندان ہو گا جس کے ساتھ آپ کا کسی طریق سے رشتہ نہ ہو۔ حتیٰ کہ آپ ہمارے گاؤں حلال پور کے برادرم عبدالمنان صاحب پسر عمویم حضرت مولانا محمد اسماعیل صاحب کے بھی رشتہ دار نکلے اس طرح آپ سے میرا بھی تعلق قائم ہوتا ہے۔ میں نے اپنے خاندان کے حالات لکھے تھے۔ ہم تو یہی کچھ ہیں شاید کالم کا پیٹ بھرنے کے لئے کچھ غیر متعلق باتیں بھی لکھی گئی ہوں۔ غرض تو اپنے "رفیق باپ" اور حضرت ملک صاحب خان صاحب نون صاحب کا ذکر خیر کرنا تھا عنایت ہو گی اگر شائع فرما دیں۔

مجھے ہمیشہ یہ احساس رہتا ہے کہ میری کوئی تحریری کاوش الفضل میں چھپنے کے لائق نہیں ہوتی بس آپ کا کرم ہے اور وہ بھی بغیر کسی استحقاق کے۔

مکرم عبدالحمید صاحب لاہور سے لکھتے ہیں۔

الفضل ۱۳۔ اگست ۱۹۹۵ء میں دی نیوز انٹرنیشنل کی ۱۴۔ جولائی ۱۹۹۵ء کی اشاعت میں ایس۔ این برنی کے مضمون کا ترجمہ شائع کیا ہے۔ جس کا عنوان پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام ہے۔ اس مضمون میں ڈاکٹر اشفاق احمد کے حوالہ سے تحریر کیا گیا ہے کہ "ڈاکٹر اشفاق پروفیسر سلام کے پنجاب یونیورسٹی میں جونیئر رفیق کار تھے جب وہ ان کے گھر گئے تو لسی پلائی گئی۔ انہوں نے حیران ہو کر دیکھا کہ ان کے گھر بھینس ہے اور وہ خود اس کا دودھ دوہتے ہیں جبکہ ان کی بیگم اسے رڑکتی ہیں....."

اس ضمن میں عرض ہے کہ ڈاکٹر اشفاق احمد کو غلطی لگی ہے۔ ڈاکٹر سلام نے کبھی بھی بھینس اپنے گھر میں نہیں رکھی اور نہ ہی ان کی بیگم دودھ رڑکتی تھیں۔ اپنے لاہور کے قیام کے دوران میں ان کا ایک پرانا خدمت گار جس کا نام سیدا تھا وہی ڈاکٹر سلام صاحب کو اپنی بھینسوں کا دودھ فروخت کیا کرتا تھا۔ یہی وہ سیدا تھا جو گورنمنٹ کالج لاہور کے نیو ہوسٹل میں ملازمت کرتا تھا۔ ڈاکٹر سلام نے نیو ہوسٹل میں ۱۹۴۲ء سے ۱۹۴۶ء تک قیام کیا تھا۔ امتحانوں کے قریب اس خیال سے کہ دوسرے لڑکے ان کا وقت ضائع نہ کریں ڈاکٹر سلام صبح کے وقت سیدا سے کہتے تھے کہ ان کے کمرہ کو باہر سے تالا لگا دے اور چابی دروازہ کے نیچے سے اندر پھینک دیتا تھا۔ کھانے کے وقت سیدا ڈاکٹر سلام کو کھانا پہنچایا کرتا تھا۔

مکرم انور ندیم علوی صاحب ایڈووکیٹ نواب شاہ سے لکھتے ہیں۔

امید ہے مزاج گرامی بخیر ہوں گے۔ آج کا "الفضل" نظروں سے گذرا۔ "سانحہ ارتحال" میں چوہدری عبدالحق کی وفات کی خبر نظروں سے گذری۔ مگر خبر سے یہ بالکل پتہ نہیں لگ سکا کہ یہ چوہدری عبدالحق صاحب کون تھے۔ کہاں کے رہنے والے تھے۔ آیا ربوہ میں رہتے تھے یا باہر کسی دوسرے شہر میں۔ وغیرہ وغیرہ۔ الفضل چونکہ دور دراز جگہوں پر بھی جاتا ہے جہاں ٹیلیفون کی سہولت میسر نہیں اس لئے ہر کوئی جس کے کسی عزیز یا دوست کا نام عبدالحق ہے وہ تشویش میں مبتلا ہو سکتا ہے۔ میری گذارش ہے کہ خبر کے ساتھ ممکن حد تک تعارف ہونا چاہئے تاکہ پتہ چل سکے کہ یہ خبر فلاں دوست سے متعلق ہے تاکہ صرف نام کی مماثلت سے کسی کو غلط فہمی نہ ہو۔

مورخہ ۱۶۔ جولائی ۱۹۹۵ء کے الفضل میں میرا مضمون "چوہدری نور دین صاحب" یادرفتگاں میں شائع ہوا۔ اگرچہ میری خود بھی یہ کوشش ہوتی ہے کہ الفاظ اور جملے کہیں بھی مروجہ قوانین کی وجہ سے "الفضل" کے لئے "ناقابل اشاعت" نہ ہو جائیں۔ پھر بھی جہاں بھی آپ نے نشان دہی فرمائی میں نے الفاظ یا جملوں کی ترتیب بدل دی اور مضمون "چوہدری نور دین" میں بھی ایسا ہی کیا گیا تھا۔ مگر ان سب باتوں کے باوجود مضمون کی کانٹ چھانٹ اس طرح کی گئی ہے کہ مضمون ایک تو بہت ہی مختصر ہو گیا ہے اور دوسرے یہ پتہ ہی نہیں چلتا کہ راقم الحروف کا چوہدری نور دین سے کیا رشتہ بنتا ہے۔

ذیلدار چوہدری نور دین جٹ سرا میرے رشتہ کے نانا تھے۔ والدہ محترمہ بیگم بی بی صاحبہ چوہدری نور دین ذیلدار کی بھتیجی ہیں۔ چوہدری نور دین ذیلدار کی ذاتی دلچسپی اور کوشش سے یہ رشتہ طے پایا تھا۔ امید ہے آپ یہ چند سطور الفضل میں شائع کر دیں گے۔

بہت ساری نیک تمناؤں کے ساتھ۔

بقیہ صفحہ 3

ہیں' گو بظاہر دوسرے آدمی کو پوری طرح سمجھ بھی نہیں آتیں لیکن یہ اندازہ ہو جاتا ہے کہ بہت ہی کوئی دردناک بات ہو رہی ہے تو اس حالت میں حضرت زکریاؑ نے اپنے رب سے ایک دعا مانگی۔ وہ یہ تھی کہ (-) اے میرے اللہ! میری ہڈیاں نرم پڑ چکی ہیں اور بڑھاپا میرے سر پر غالب آ گیا ہے اور اس طرح وہ بھڑک اٹھا ہے جس طرح آگ روشن ہو جاتی ہے۔ اس طرح سفیدی سے میرا سر روشن ہو گیا ہے۔ (-) اے میرے اللہ میری وفا کو دیکھ کہ اب تک میں اپنی دعا سے جو میں تیرے حضور کر رہا ہوں مایوس نہیں ہوا۔ کتنی عظیم الشان دعا ہے ایک بوڑھا آدمی' جس کی ہڈیاں گل گئی ہوں' جس میں پوری طرح کھڑے ہونے کی طاقت نہ رہی ہو' اس کے بال سفید ہو چکے ہوں اور صرف یہی نہیں بلکہ یہیں آگے جا کر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ (-) اے خدا! صرف میں ہی کمزور نہیں ہوں' میری بیوی بھی بانجھ ہے۔ اس میں بھی بچہ دینے کی کوئی جان نہیں ہے۔ کتنا عظیم توکل ہے کہ اس کی کوئی مثال دنیا میں آپ کو دکھائی نہیں دے گی۔

(ذوق عبادت اور آداب دعا ص 268 تا 273)

دعا کرنا اور کرانا اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے دعا کے لئے جب درد سے دل بھر جاتا ہے اور سارے حجابوں کو توڑ دیتا ہے اس وقت سمجھنا چاہئے کہ دعا قبول ہو گئی۔ یہ اسم اعظم ہے اس کے سامنے کوئی اَن ہونی چیز نہیں ہے۔ ایک خبیث کے لئے جب دعا کے اسباب میسر آ جائیں تو یقیناً وہ صالح ہو جاوے اور بغیر دعا کے وہ اپنی توبہ پر بھی قائم نہیں رہ سکتا بیمار اور محجوب اپنی دستگیری آپ نہیں کر سکتا سنت اللہ کے موافق یہی ہوتا ہے کہ جب دعائیں انتہا کو پہنچتی ہیں تو ایک شعلہ نور کا اس کے دل پر گرتا ہے جو اس کی خباثتوں کو جلا کر تاریکی دور کر دیتا ہے اور اندر ایک روشنی پیدا کرتا ہے۔ یہ طریق استجابت دعا کا رکھتا ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

سربوں پر بمباری کے نتائج

نیٹو کے فوجی طیاروں نے تین روز تک بوسنیا میں سربوں کے ٹھکانوں پر شدید بمباری کی۔ اس کا سلسلہ فی الحال روک دیا گیا ہے۔ اب امریکہ کی کوششوں سے اگلے ہفتے جینیوا میں بوسنیا' کروشیا اور سربیا کے وزرائے خارجہ کی میٹنگ منعقد ہو گی جس میں پانچ ملکی رابط گروپ کے نمائندگان بھی شرکت کریں گے۔

تین دن کے اندر نیٹو کے طیاروں نے ۵۰۰ پروازیں کیں اور سربوں کے ٹھکانوں پر سینکڑوں حملے کئے۔ اب بمباری روکے جانے کی وجہ یہ بتائی گئی ہے کہ تاکہ سربوں کو امن سمجھوتے پر بات چیت کا موقع دیا جا سکے۔

فضائی حملے ختم ہونے کے بعد سربوں کے کمانڈر اور اقوام متحدہ کے کمانڈر کے درمیان سارا ایے وو کے ارد گرد سے بھاری ہتھیار ہٹانے کے مسئلے پر بات چیت ہوئی جو کسی فیصلے کے بغیر ختم ہو گئی۔ اقوام متحدہ کے نمائندہ مسٹر یاسوشی آکاشی نے بتایا ہے کہ سربوں کے کمانڈر سارا ایے وو کے ارد گرد سے بھاری ہتھیار ہٹانے کو تیار تھے لیکن وہ اس کے لئے بعض ایسی شرائط پیش کر رہے تھے۔ جو قابل قبول نہیں تھیں۔ اس لئے یہ بات چیت کامیاب نہ ہو سکی۔

سربوں کا یہ رویہ بتاتا ہے کہ ابھی ان کو مزید گوشمالی کی ضرورت ہے۔ کیونکہ نیٹو کے طیاروں کے تین روز تک جاری سینکڑوں حملوں کے باوجود ان کی اکڑ نہیں گئی۔

گزشتہ روز سربوں نے اقوام متحدہ کی فوج پر بھی حملہ کیا لیکن اقوام متحدہ کی تیز رفتار فوج نے جسے ریپڈ فورس Rapid Force کہا جاتا ہے' سخت جوابی حملہ کیا اور سربوں کی میزائیل پھینکنے کی پوری سائیڈ کو تہس نہس کر کے رکھ دیا۔

اب جو بات چیت ہو رہی ہے وہ ایک سال پرانے پانچ رکنی رابط گروپ کی طرف سے پیش کردہ امن سمجھوتے پر ہو رہی ہے۔ اس کے تحت ۵۱% علاقہ سربوں کو دیا جائے گا اور ۴۹% علاقہ مسلمانوں اور کروٹس کو مشترکہ طور پر دیا جائے گا۔

بوسنیا میں سربوں کے ٹھکانوں پر حملہ دراصل امریکہ کی کوششوں سے ممکن ہوا ہے۔ مبصرین نے ابتداء اسے صدر کلنٹن کا ایک جواء قرار دیا لیکن اب محسوس ہو رہا ہے کہ یہ جواء کامیاب ہوا ہے۔

صدر کلنٹن نے جنگ عظیم دوم کے اختتام کی ۵۰ ویں سالگرہ کے موقع پر ایک تقریب میں کہا کہ جینیوا میں اگلے ہفتے ہونے والی بات چیت امن کی راہ میں اہم پیش رفت ہے۔ انہوں نے امید ظاہر کی اس بات چیت کے نتیجہ میں بوسنیا میں امن قائم ہو جائے گا۔

۱۹۹۲ء میں بوسنیا کی مسلم آبادی نے سابق یوگوسلاویہ سے الگ ہو کر آزادی کا اعلان کیا تھا۔ جس پر سربوں نے سخت ناراضگی کا اظہار کیا اور ایک ظالمانہ جنگ چھیڑ دی۔ جس کے نتیجے میں لاکھوں بوسنین مسلمان ظالمانہ طور پر ہلاک ہوئے۔ مزید لاکھوں مرد عورتیں بچے گھروں کو چھوڑ کر افراتفری میں جان بچا کر یورپ کے مختلف ممالک میں چلے گئے۔ ان کی بڑی تعداد جرمنی' برطانیہ سیکنڈے نیویا ممالک اور دیگر یورپی ملکوں میں کس مپرسی کی زندگی گذار رہی ہے اور اپنے وطن اپنے واپس جانے کی راہ تک رہی ہے۔ حالیہ دور میں بوسنیا کے مسلمانوں پر جس قدر مظالم سربوں نے روا رکھے ہیں۔ اس کی کوئی نظیر نہیں ملتی۔ ان شدید مظالم اور مسلسل تین / چار سالہ جنگ کے باوجود بوسنین مسلمانوں نے ہار نہیں مانی اور اپنی آزادی کے لئے زبردست اور تاریخی قربانیاں دی ہیں۔

○○○

بنگلہ دیش کا بحران

بنگلہ دیش میں اپوزیشن نے حکومت سے بات چیت سے انکار کر دیا ہے۔ اپوزیشن کا مطالبہ ہے کہ بیگم خالدہ ضیاء وزیراعظم کے عہدے سے استعفیٰ دیں اور ان کی جگہ ایک نگران حکومت قائم کی جائے۔ جو ملک میں نئے عام انتخابات کرائے۔ بیگم خالدہ ضیاء کی وزارت عظمیٰ کی میعاد مارچ ۱۹۹۶ء میں ختم ہو رہی ہے۔ لیکن اپوزیشن ان کی وزارت عظمیٰ کے ماتحت نئے انتخابات لڑنے پر آمادہ نہیں ہے۔

اس دوران بنگلہ دیش پارلیمنٹ کے ڈیڑھ صد کے قریب اپوزیشن اراکین اسمبلی نے استعفیٰ دے دیا۔ کچھ ماہ کے بحران کے بعد بنگلہ دیش کی پارلیمنٹ کے سپیکر نے ان اراکین کے استعفے منظور کر لئے۔ حکومت نے اعلان کیا کہ وہ ان خالی نشستوں پر ضمنی انتخاب کرائے گی۔

اب اپوزیشن نے اپنے مطالبات منوانے کے لئے دو روزہ ہڑتال کا اعلان کیا ہے۔ اس کا مقصد حکومت پر دباؤ ڈلوانا ہے۔ تاہم بیگم خالدہ ضیاء اپوزیشن کے سخت ایجی ٹیشن کے باوجود اپنے موقف پر ڈٹی ہوئی ہیں اور انہوں نے استعفیٰ دینے کی پیشکش کو کلی طور پر رد کر رکھا ہے۔

○○○

تامل ٹائیگرز کا نیوی پر حملہ

سری لنکا کے باغی ٹائیگرز نے ایک فیری کے مسافروں کا اغوا کرنے کے بعد نیوی کے دو ملاحوں کو بھی یرغمال بنا لیا ہے اور سری لنکا کی نیوی کی دو گن بوٹس کو غرق کر دیا ہے۔

لبریشن ٹائیگرز آف تامل ایلام' کے بعض پیغامات سری لنکا کی نیوی نے پکڑے ہیں جن سے پتہ چلا ہے کہ بحری فوج کے کم از کم دو ملاح باغیوں نے پکڑ رکھے ہیں۔ تاہم ابھی تک فیری کے ان ۱۳۶ مسافروں کی قسمت کے بارے میں کچھ پتہ نہیں چل سکا جن کو تامل باغیوں نے اغوا کر لیا تھا۔

سری لنکا کی بحری فوج سے شدید جھڑپ کے بعد تامل باغیوں نے بحری فوج کی دو گن بوٹس کو غرق کر دیا۔ جبکہ ۱۸ ملاح اس حملے میں جان سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ بحریہ نے اپنے ۵ ملاحوں کی لاشیں انٹرنیشنل ریڈ کراس کے توسط سے وصول کر لیں۔

جس فیری کے مسافروں کو تامل باغیوں نے اغوا کیا تھا اس میں تامل سویلین سوار تھے اور وہ ٹرنکو مالی سے جافنا کی بندرگاہ کی طرف جا رہی تھی۔ جافنا کا علاقہ باغیوں کا مضبوط گڑھ سمجھا جاتا ہے۔

انٹرنیشنل ریڈ کراس نے بتایا ہے کہ وہ ابھی تک فیری کے ۱۳۶ اغوا ہو جانے والوں کے بارے میں تامل باغیوں سے رابطہ کرنے میں ناکام رہی ہے۔

سری لنکا کے تامل باغی اپنے ملک کے شمال مشرق میں اپنی ایک علیحدہ ریاست کے قیام کے لئے جنگ کر رہے ہیں۔ اس علاقے میں تاملوں کی ۲۰ لاکھ آبادی رہائش پذیر ہے۔

○○○

مشرق وسطیٰ میں اسلحہ کی دوڑ ختم ہو رہی ہے؟

ماہرین کا خیال ہے کہ مشرق وسطیٰ میں اسلحے کی وہ دوڑ اب ختم ہو رہی ہے جس نے دو دہائیوں میں عرب ممالک' اسرائیل اور ایران کے ۶۰۰ ارب ڈالر خرچ کروا دیئے۔

امریکہ کی اسلحہ کے کنٹرول اور تخفیف کی ایجنسی نے اعداد و شمار جاری کئے ہیں کہ مشرق وسطیٰ کے ممالک میں گزشتہ سال ۶۔ ارب ڈالر کے ہتھیار درآمد کئے گئے جبکہ ۱۹۸۷ء میں یہ مقدار ۱۵۔ ارب ڈالر تھی۔ مشرق وسطیٰ کے کئی ممالک اپنی فوج میں اور دفاعی بجٹ میں کمی کر رہے ہیں۔ اور جو ممالک دفاع پر اب بھی بھاری اخراجات کر رہے ہیں ان کی مثال سعودی عرب ہے جس نے ۱۹۹۲ء میں امریکہ کے F-15 طیارے خریدے لیکن اس کا مقصد بھی فضائیہ میں توسیع نہیں تھا بلکہ اپنے پہلے سے موجود فضائیہ کو جدید ہتھیاروں سے لیس کرنا تھا۔

ایک ماہر اسلحہ نے کہا کہ اب ۱۹۷۰ء کا دور باقی نہیں رہا۔ اور مشرق وسطیٰ کی تیل سے مالا مال حکومتیں بھی ماضی جتنی امیر نہیں رہیں۔ انہوں نے کہا کہ اب یہ حکومتیں مہنگا اسلحہ خرید نہیں سکتیں اور اسے استعمال بھی نہیں کر سکتیں۔ انہوں نے کہا کہ عرب ممالک نے خلیج کی جنگ سے یہ سبق حاصل کیا ہے کہ بہت بڑی فوج کی ضرورت نہیں ہے۔ اور یہ کہ نئے ٹینک توپیں۔ اور طیارے کسی حملے کی صورت میں حفاظت نہیں کر سکتے۔

ایک اور ماہر نے کہا کہ مشرق وسطیٰ کے ممالک میں اسلحے کی خرید کا سلسلہ بڑی خاموشی سے کم ہو رہا ہے۔ اور یہ وہ بات ہے جو مغربی ملکوں کے نوٹس میں ابھی تک نہیں آئی۔ اس کی وجہ یہ بتائی گئی ہے کہ مشرق وسطیٰ کے ممالک کو یہ یقین ہو گیا ہے کہ جنگ کے ذریعے ملکوں کی سرحدوں کو تبدیل نہیں کیا جا سکتا۔ اور یہ بھی کہ اب ان ممالک میں سے کوئی بھی جنگ کرنے میں دلچسپی نہیں رکھتا۔

ماہرین کا خیال ہے کہ اب عرب ممالک غیر روایتی ہتھیاروں میں زیادہ دلچسپی رکھتے ہیں یعنی ایٹمی ہتھیار' بیالوجیکل اور کیمیائی ہتھیار وغیرہ۔ اب جبکہ اقوام متحدہ کی طرف سے عراق کے ایٹمی اور کیمیائی ہتھیاروں کو ختم کیا جا رہا ہے۔ اس وقت ایران اور لیبیا اپنا ایٹم بم بنانے کی کوششوں میں مصروف ہیں ایران لیبیا اور شام کے بارے میں بتایا جاتا ہے کہ ان کے پاس کیمیائی ہتھیار بڑی تعداد میں موجود ہیں۔ اور یہ وہ ہتھیار ہیں جن کے استعمال سے دشمن کے علاقے پر قبضے نہیں کیا جا سکتا۔

○○○

اعمال کی طرف سبقت

دعا کے لئے انسان کو اپنے خیال اور دل کو ٹٹولنا چاہئے کہ آیا اس کا میلان دنیا کی طرف ہے یا دین کی طرف یعنی کثرت سے وہ دعائیں دنیاوی آسائش کے لئے ہیں یا دین کی خدمت کے لئے۔ پس اگر معلوم ہو کہ اٹھتے بیٹھتے اور لیٹتے ہوئے اسے دنیاوی افکار ہی لاحق ہیں اور دین مقصود نہیں تو اسے اپنی حالت پر رونا چاہئے۔ بہت دفعہ دیکھا گیا ہے کہ لوگ کمر باندھ کر حصول دنیا کے لئے مجاہدے اور ریاضتیں کرتے ہیں۔ دعائیں بھی مانگتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ طرح طرح کے امراض لاحق ہو جاتے ہیں۔ بعض مجنون ہو جاتے ہیں۔ لیکن سب کچھ دین کے لئے ہو تو خدا تعالیٰ ان کو کبھی ضائع نہ کرے۔ قول اور عمل کی مثال دانہ کی ہے۔ اگر کسی کو ایک دانہ دیا جاوے اور وہ اسے لے جا کر رکھ چھوڑے اور استعمال نہ کرے تو آخر اسے پڑے پڑے گھن لگ جاوے گا۔ ایسے ہی اگر قول ہو اور اس پر عمل نہ ہو تو آہستہ آہستہ وہ قول بھی نہ رہے گا۔ اس لئے اعمال کی طرف سبقت کرنی چاہئے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم ڈاکٹر سعید احمد صاحب سیکرٹری مال میرپور خاص سندھ کی والدہ صاحبہ کو گرنے کی وجہ سے پسلی پر چوٹ لگ گئی ہے زیر علاج ہیں۔ مکمل صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ محترمہ فاطمہ بی بی صاحبہ والدہ ماسٹر عبد السلام صاحب سیکرٹری مال چک چٹھہ سخت علیل ہیں ان کی صحت اور سلامی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم محمد شریف صاحب سابق خادم بیت المبارک بیماری کے بعد سخت کمزوری کا شکار ہیں۔ احباب کرام سے موصوف کی جلد اور کامل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ محترمہ بشریٰ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم عبد الرشید بٹ صاحب کارکن الفضل کا فضل عمر ہسپتال میں اپریشن ہوا ہے۔ کمزوری بہت ہے۔ ان کی صحت کاملہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

سانحہ ارتحال

○ محترمہ رابعہ بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم اللہ دتہ صاحب بمقام چک نمبر 9 بستی نور پور ضلع بہاولنگر (جو مکرم محمود احمد وڑائچ صاحب مربی سلسلہ کی دادی تھیں) مورخہ 22-6-95 کو انتقال کر گئیں۔

ان کی میت کو ربوہ لایا گیا اور 23۔ اگست کو محترم مولانا دوست محمد شاہد صاحب نے بیت المبارک میں بعد عصر جنازہ پڑھایا۔ تدفین بہشتی مقبرہ میں عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر محترم چوہدری محمود احمد صاحب بی ٹی نائب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے دعا کروائی۔ احباب جماعت سے ان کی بلندی درجات کے لئے درخواست دعا ہے۔

اعلان داخلہ کیمیکل انجینئرنگ ایم ایس سی (ڈگری کورس)

○ یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی لاہور (کیمیکل انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ) نے کیمیکل انجینئرنگ معہ درج ذیل سپشلائزیشن میں جز وقتی (دو سالہ) ایم ایس سی ڈگری کورس میں داخلہ کے لئے مجوزہ فارموں پر درخواستیں طلب کی ہیں۔

1۔ پراسیس انجینئرنگ 2۔ انڈسٹریل پولیوشن کنٹرول انجینئرنگ 3۔ بائیو کیمیکل انجینئرنگ 4۔ کمپیوٹرائیڈ ڈیزائن انجینئرنگ

تعلیمی قابلیت:۔ کیمیکل انجینئرنگ میں بی ایس سی۔

درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ 21-9-95 مقرر ہے۔ ٹیسٹ و انٹرویو 28-9-95 ساڑھے دس بجے صبح۔

مزید تفصیلات کے لئے روزنامہ "جنگ" مورخہ 3-9-95 ملاحظہ فرمائیں۔

(نظارت تعلیم)

اعلان برائے کامن ویلتھ سکالرشپ

○ وزارت تعلیم حکومت پاکستان نے برطانیہ میں مختلف مضامین میں پوسٹ گریجوایٹ اور ڈاکٹریٹ کی تعلیم کے لئے طلبہ سے کامن ویلتھ سکالرشپ کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں۔

1۔ تعلیمی قابلیت:۔ درخواست دہندہ نے ایم اے / ایم ایس سی 'بی ڈی ایس' ایم بی بی ایس 'بی ای۔ کسی ایک میں کم از کم 70 فیصدی نمبر حاصل کئے ہوں۔ گریجوایشن۔ انٹرمیڈیٹ اور میٹرک میں کم از کم 60 فی صد نمبر حاصل کئے ہوں۔

2۔ درخواست دہندگان کو سادہ کاغذ پر اپنی درخواست کے ساتھ مندرجہ ذیل معلومات فراہم کرنا ہوں گی۔

1۔ مکمل Biodata۔ ڈومیسائل۔ تعلیمی اسناد۔ مارک شیٹس۔ شناختی کارڈ کی فوٹو کاپی۔ اپنی فیلڈ میں کام کا تجربہ اور اس کا سرٹیفکیٹ۔

2۔ درخواست دہندگان نے TOEFL کا امتحان کم از کم 550 نمبر یا IELTS کا امتحان کم از کم 5.5 بینڈ سکور سے پاس کیا ہو۔

3۔ آج کل جس تعلیمی پروگرام سے منسلک ہیں اس کی تفصیل نیز جس پروگرام میں مزید تعلیم حاصل کرنا چاہتے ہوں اس کا پاکستان کی ترقی میں کیا کردار ہے۔ اس کے بارے میں تفصیل۔

4۔ ان تین مختلف لوگوں کے نام اور پوسٹ جس پر وہ کام کر رہے ہوں مکمل ایڈریس جو طالب علم کے موجودہ کام اور آئندہ کے کام کے بارے میں رائے دے سکیں۔

5۔ درخواست فارم کی کاپیاں' دستاویزات اور پاسپورٹ سائز تصاویر 30۔ ستمبر 95ء تک مندرجہ ذیل پتہ پر پہنچ جانی چاہئیں۔

ایڈریس:۔ ڈاکٹر شہناز انجم ریاض۔ اسسٹنٹ ایجوکیشنل ایڈوائزر گورنمنٹ آف پاکستان کمرہ نمبر 241 بلاک D پاک سیکرٹریٹ اسلام آباد فون نمبر 825000

مزید تفصیلات کے لئے روزنامہ "پاکستان ٹائمز" 31-8-95 ملاحظہ فرمائیں۔

(نظارت تعلیم)

مشرقی یورپ میں اعلیٰ تعلیم کے مواقع

○ احباب کرام کی اطلاع کے لئے بذریعہ الفضل اور امرائے کرام کی وساطت سے یہ اعلان کیا جا چکا ہے کہ میڈیکل اور دیگر شعبہ جات میں تعلیم کی غرض سے مشرقی یورپ کے ایک ملک میں مواقع موجود ہیں جو طلباء خواہش رکھتے ہوں وہ فوری طور پر امرائے کرام کی تصدیق کے ساتھ مع اپنی درخواست اور تعلیمی سندات وکالت تبشیر سے رابطہ کریں۔

(دفتر وکالت تبشیر)

اعلان داخلہ گورنمنٹ کالج آف فزیکل ایجوکیشن برائے خواتین ٹاؤن شپ لاہور

○ کالج ہٰذا نے مندرجہ ذیل کورسز میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ ہر لحاظ سے مکمل درخواست فارمز 14-9-95 تک جمع کروائے جاسکتے ہیں۔

1۔ ڈپلومہ ان فزیکل ایجوکیشن کورس (پی ای ٹی)
2۔ ایم اے پارٹ I (سینیئر ڈپلومہ) فزیکل ایجوکیشن
3۔ ایم اے پارٹ II فزیکل ایجوکیشن

مزید تفصیلات کے لئے روزنامہ نوائے وقت 23-8-95 ملاحظہ فرمائیں۔

اعلان داخلہ L.L.B (ایل ایل بی) یونیورسٹی لاء کالج یونیورسٹی آف پنجاب

○ کالج ہٰذا نے L.L.B (ایل ایل بی) پارٹ ون (صبح و شام کی کلاسز میں) داخلہ کا اعلان کیا ہے۔

تعلیمی قابلیت:۔ کم از کم B.A/B.Sc ہونا لازمی ہے، داخلہ فارمز قائد اعظم کیمپس کی حبیب بینک کی شاخ سے بعوض۔/35 روپے حاصل کئے جاسکتے ہیں۔

وہ طلبہ جو Self Finance کی بنیاد پر درخواست کرنا چاہتے ہیں وہ علیحدہ فارم پر درخواست دیں گے۔

درخواست فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 2-9-95 مقرر ہے۔ مزید تفصیلات کے لئے روزنامہ "NEWS" 23-8-95 ملاحظہ فرمائیں۔

(نظارت تعلیم)

خالی آسامی

○ نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ میں لیب اسسٹنٹ کی آسامی (فزکس) خالی ہے خواہشمند حضرات اپنی درخواستیں 10۔ ستمبر 1995ء تک دفتر میں جمع کروادیں۔ انٹرویو 12۔ ستمبر 1995ء صبح نو بجے دفتر نصرت جہاں اکیڈمی میں ہوگا۔

(پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی۔ ربوہ)

مکرم طاہر احمد صاحب نمائندہ الفضل متوجہ ہوں

○ مکرم طاہر احمد صاحب نمائندہ الفضل ضلع شیخوپورہ کی جماعتوں کے دورہ پر گئے ہیں۔ وہ جہاں بھی ہوں فوری طور پر دفتر الفضل سے رابطہ کریں۔ ایک ضروری کام درپیش ہے۔ (مینیجر)

بقیہ صفحہ ۱

کی محبت اصل کے ساتھ خود بخود آجاتی ہے دیکھو بادشاہ یا پریذیڈنٹ ہوتے ہیں بادشاہ کی ملکہ یا پریذیڈنٹ کی بیوی کو بادشاہ یا پریذیڈنٹ منتخب نہیں کیا جاتا لیکن کسی شخص کے بادشاہ مقرر ہونے یا پریذیڈنٹ تجویز ہونے کے ساتھ ہی اس کی بیوی بھی اس کی عزت میں شریک ہو جاتی ہے۔ جہاں بادشاہ اور پریذیڈنٹ جاتے ہیں اور ان کے استقبال ہوتے ہیں ان کی بیویوں کے استقبال کئے جاتے ہیں۔ سارا ملک ان کی بیویوں کی بھی عزت کرتا ہے۔ کیوں؟ اس لئے کہ وہ بادشاہ یا پریذیڈنٹ کی بیوی ہیں۔

یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ایک شخص اللہ تعالیٰ سے محبت کرے۔ مگر اس کے بندوں سے محبت نہ کرے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسلوں اور نبیوں کی محبت تو لازمی کر دی ہے۔ کیوں؟ اس لئے کہ وہ اللہ کے منتخب بندے ہیں۔ ورنہ موسیٰ بھی ایسے ہی آدمی تھے جیسے اور۔ ہارون و عیسیٰ اور محمد ﷺ کی اطاعت کیوں کی جاتی ہے۔ اس لئے کہ وہ خدا کے تھے۔ اس لئے ان کی اطاعت خدا کی اطاعت ہے۔

بعض ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں کہ گو وہ مخلوق تو خدا کی ہی ہوتے ہیں کہ سب اسی کی مخلوق ہے۔ لیکن باوجود مخلوق ہونے کے ان کا خدا سے تعلق نہیں ہوتا۔ ان کی اطاعت ضروری نہیں ہوتی۔ مگر ان سے سلوک کرنا ضروری ہوتا ہے۔

پس اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کا ذریعہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے بندوں سے سلوک کرو۔ والدین کی محبت حاصل کرنے کا ذریعہ ہے کہ ان کے بیٹے کو پیار کرو۔ اسی طرح اگر تم خدا سے محبت کرتے ہو۔ اور چاہتے ہو کہ خدا تم سے محبت کرے تو اس کے بندوں سے پیار کرو۔ دنیا میں کوئی نبی نہیں آیا اور دنیا میں کوئی ایسا مذہب نہیں ہے۔ جس نے اس بات پر زور دیا ہو کہ شفقت علی خلق اللہ کرو۔ جب یہ ایسا مسئلہ ہے کہ آج تک بدلا نہیں۔ تو اس پر عمل کرنا کس قدر ضروری ہے۔ دیکھو شراب ایک زمانہ میں حلال تھی پھر حرام ہوئی۔ ایک زمانہ میں پردہ نہ تھا پھر ہوا۔ لیکن یہ ایک ایسا مسئلہ ہے کہ ابتدا سے اس میں تغیر نہیں آیا یہ مسئلہ اسی طرح چلا آتا ہے اور اس پر زور دیا جاتا ہے کہ خدا کی مخلوق سے پیار اور سلوک کرو۔ اس سے معلوم ہوا کہ یہ نہایت اہم حکم ہے اور اس پر عمل کرنا روحانی ترقی کے لئے ضروری ہے۔

(از خطبہ یکم دسمبر 1922ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 4- ستمبر-1995ء
درجہ حرارت کم از کم 23 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 35 درجے سنٹی گریڈ

○ ایم کیو ایم نے کراچی سمیت سندھ میں پھر ہڑتال کی کال دی ہے- یہ ہڑتال خواتین کی مسلسل گرفتاریوں بے حرمتی اور غیر قانونی حراست کے دوران ان پر کئے جانے والے تشدد کے خلاف کی جا رہی ہے سندھ کے عوام کو کاروبار ٹرانسپورٹ بند رکھنے کی تلقین کی گئی ہے- نیز کہا گیا ہے کہ ہڑتال پرامن ہونی چاہئے- مسٹر الطاف حسین نے کہا ہے کہ حکومت نے ظلم و تشدد کا جو سلوک جاری رکھا ہوا ہے اس کی مثال نہیں ملتی- ہڑتال سبوتاژ کرنے والے شرپسندوں پر کڑی نظر رکھی جائے اور روایتی اتحاد و یکجہتی کا مظاہرہ کیا جائے ایم کیو ایم نے کہا ہے کہ محاصرے اور تلاشیاں جاری رہیں تو ہڑتال میں توسیع کی جا سکتی ہے- مذاکرات کے ساتھ حکومت کا آپریشن جاری ہے تو ہم بھی احتجاجی ہڑتال کرکے اپنا آئینی حق استعمال کر رہے ہیں-

○ کراچی میں ہڑتال کی کال ملتے ہی گڑبڑ شروع ہو گئی- سرکاری کار سمیت 9 گاڑیاں نذر آتش کر دی گئیں- الطاف گروپ کی طرف سے پیر کو ہڑتال کی کال کا اعلان ہوتے ہی اتوار کو شہر میں گڑبڑ شروع ہو گئی- تین گاڑیاں ناظم آباد میں جلائی گئیں-

○ گزشتہ روز حکومت اور ایم کیو ایم کے درمیان مذاکرات کا چھٹا دور ہوا دونوں فریقوں نے مذاکرات میں پیش رفت کا ذکر کیا ہے-

○ وزیر داخلہ نے کہا ہے کہ ہم ہڑتال سے سختی کے ساتھ نبٹیں گے- کراچی میں جو ہتھیار لے کر نکلے گا اسے گولی مار دی جائے گی- انہوں نے دعویٰ کیا کہ کراچی میں منی بغاوت آخری دموں پر ہے- تین بڑے دہشت گرد باقی رہ گئے ہیں- دہشت گردوں کی اصل تعداد بارہ سے پندرہ سو ہے- جئے سندھ- الذوالفقار اور حقیقی کے دہشت گرد بھی موجود ہیں- انہوں نے کہا کہ ایم کیو ایم کی سرگرم کارکن سیما زریں کو تفتیش کے بعد چھوڑ دیا گیا- اس کا قصہ ہی کچھ اور تھا- اسے زبردستی پریس کانفرنس کے لئے لایا گیا- انہوں نے کہا کہ ہم الطاف حسین کو واپس لانے کے پابند ہیں- انہوں نے انکشاف کیا کہ 10 سال میں 11 ہزار قتل ہوئے ہیں-

○ لاہور کے فوجی سمیت کراچی میں 3- افراد کو گولی مار دی گئی- ایک کی نعش جلا دی گئی- ایک وکیل کو علی الصبح اندھا دھند فائرنگ کرکے ہلاک کر دیا گیا- 45 سالہ شخص کو تشدد کرکے ہلاک کر دیا گیا- شہر کے مختلف علاقوں میں صبح کے وقت ہی فائرنگ شروع ہو گئی-

○ مسلم لیگ (ن) کے لیڈر مسٹر اعجاز الحق نے کہا ہے کہ وہ پہلی بار اس بات کا انکشاف کر رہے ہیں کہ الطاف حسین نے نواز شریف کا مزید ساتھ دینے اور ملاقات کرنے سے انکار کر دیا ہے انہوں نے کہا کہ لندن میں میری الطاف حسین سے ملاقات ہوئی تھی-

○ وزیر اعلیٰ پنجاب میاں منظور احمد وٹو کے خلاف اچانک ان کی اپنی جماعت میں شدید بغاوت ہو گئی ہے- ڈپٹی سپیکر پنجاب اسمبلی مسٹر منظور احمد موہل نے مسلم لیگ (ج) کے 9- ارکان کا باغی فرنٹ قائم کرنے کا اعلان کر دیا ہے جس میں 5 مزید افراد شامل ہیں- ان میں صوبائی وزراء خوش اختر سبحانی' زاہد مزاری' مشیر محمد اسلم خان کھچی' چیئرمین پبلک کاؤنٹس کمیٹی محمد عارف چٹھہ اور خالد پرویز ورک شامل ہیں- رائے اعجاز احمد نے کہا کہ ایک دو روز میں حامد ناصر چٹھہ کی زیر صدارت پارلیمانی پارٹی کا اجلاس ہو گا جس میں آمنے سامنے بات ہو گی- باغی ارکان نے منظور موہل کے کمرے میں اجتماع منعقد کیا- گروپ نے دعویٰ کیا ہے کہ مزید ارکان بھی آ رہے ہیں-

○ میاں نواز شریف کے خاندان کے ارکان نے سپیشل بنکنگ کرائم کورٹ کے جج کے خلاف عدم اعتماد کی درخواست دائر کر دی ہے اور عدالت سے اپنی ضمانت کی درخواستیں واپس لے لی ہیں- شریف خاندان نے الزام لگایا ہے کہ فاضل جج کا تقرر سیاسی بنیادوں پر کیا گیا ہے ان سے انصاف کی کوئی امید نہیں- ان افراد خاندان میں میاں محمد شریف (والد) میاں عباس شریف (بھائی) حمزہ شریف (بھتیجے) اور 5 دیگر افراد شامل ہیں- ان پر الزام ہے کہ انہوں نے بینک کے قرضے حاصل کرنے میں بدعنوانی کی ہے- فاضل عدالت نے ملزمان کو 10 ستمبر کو طلب کر لیا ہے-

○ وزیر اعلیٰ پنجاب منظور احمد وٹو نے کہا ہے کہ سیاسی معاملات میں الہام نہیں ہوتا- اپوزیشن ڈس انفارمیشن پھیلا رہی ہے- پہلے بھی اونچ نیچ ہوتی رہی ہے- مگر بعد میں سب ٹھیک ہو گیا- امریکہ جانے سے پہلے وزیر اعظم اور حامد ناصر چٹھہ سے ملاقات ہوئی تو سب کچھ ٹھیک تھا-

○ نواز شریف کی زیر صدارت اجلاس میں مسلم لیگ (ج) کی پارلیمانی پارٹی کے ارکان اور دیگر جماعتوں کی حمایت حاصل کرنے کا فیصلہ کر لیا گیا- اس کا مقصد پنجاب میں پیپلز پارٹی کی حکومت قائم ہونے سے روکنا ہے-

○ آئی ایم ایف نے کہا ہے کہ تاجروں کی ہڑتال کو حکومت کی حمایت حاصل تھی- اس کا مقصد ہم پر دباؤ ڈالنا تھا- ہڑتال میں صرف حکومت سے تعلق رکھنے والی تاجر تنظیموں نے شرکت کی حکومت نے اسے روکنے یا تاجروں پر دباؤ ڈالنے کے لئے کچھ نہیں کیا- یہ اقدام عین اس روز کیا گیا جب عالمی ادارے کے وفد نے پاکستان پہنچنا تھا- وہ نئے ٹیکس لگانے پر زور نہ دے سکے- تاجروں کے مطالبات انتہائی معمولی تھے- آئی ایم ایف کا وفد واپس چلا گیا-

○ سکھوں کی تنظیم ببر خالصہ نے متنبہ کیا ہے کہ سکھوں کا قتل عام کرانے والے تمام افراد موت کے لئے تیار ہو جائیں- بے انت سنگھ کے بعد اگلا ہدف نرسمہا راؤ ہیں- یہ دہشت گردی نہیں جنگ آزادی ہے- 1995ء خالصتان کی تحریک کے احیاء کا سال ہو گا-

○ اسلام آباد میں 7 دن سے زیادہ قیام کرنے والوں کو متعلقہ تھانے میں رپورٹ کرنا ہو گی- وفاقی دارالحکومت میں دہشت گردی سے نمٹنے کے لئے پولیس نیا نظام متعارف کرانے کا ارادہ رکھتی ہے- تمام تھانوں کو مشکوک افراد پر اور افغان مہاجرین پر کڑی نظر رکھنے کی ہدایت کر دی گئی-

○ پنجاب کے سیاسی بحران کی لہر نے سرحد اسمبلی کو بھی اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے- آفتاب شیر پاؤ کے چار وزراء اپنے وزیر اعلیٰ سے ناراض ہو گئے-

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو بیجنگ پہنچ گئی ہیں- وہ خواتین کی عالمی کانفرنس کی افتتاحی تقریب میں خطاب کریں گی-

○ تاجروں کی ہڑتال جس "فارم اے" پر ہوئی تھی اس کے بارے میں حکومت نے لاتعلقی کا اظہار کر دیا ہے اور کہا ہے کہ انکم ٹیکس کی تفاصیل مانگنے کے لئے جو فارم مارکیٹ میں دکھایا جا رہا ہے وہ جعلی ہے-

اعلان تعطیل

○ مورخہ 6- ستمبر بروز بدھ روزنامہ الفضل ربوہ کا دفتر بند رہے گا- لہذا اس تاریخ کا پرچہ شائع نہیں ہو گا- قارئین کرام اور ایجنٹ حضرات نوٹ فرما لیں-
(مینیجر)

عطیہ اکیڈمی
داخلے جاری ہیں (چھٹی بروز سوموار)
2/11 دارالصدر جنوبی ربوہ

اینٹی گیسٹر: معدہ میں جلن، درد، سوزش
گیس، بدہضمی، کمی بھوک
اور دائمی قبض - اور بجلی جرمن میڈیسنز فارمولا
چند خوراکوں میں سکون
مجاہد ہومیو کلینک رحمن کالونی ربوہ

ضیاء آرنیکا ہیئر آئل
سر کے بالوں کی خشکی، سکری، سفیدی اور بال گرتے ہوں تو بفضل خدا بہترین ٹانک ہے- میڈیکل اور جنرل سٹورز سے بھی حاصل کریں-
تیار کردہ: الضیاء فارمیسی آف چھٹی ہومیو کلینک رحمت بازار ربوہ

ہائی کوالٹی ڈش
اپنا قیمتی وقت اور رقم کو ضائع نہ کریں-
بس ایک بار بہترین رزلٹ والا بھاری میٹل
ڈش انٹینا مناسب قیمت میں لگوائیں
پاکستان میں ہر جگہ فٹنگ کی سہولت
اعلیٰ معیار ہماری پہچان

ڈش ماسٹر
اقصیٰ روڈ ربوہ فون: 211274
گارنٹی شدہ

اکسیر موٹاپا 30/-
ہمدرد نسواں (مجرب اٹھرا) 20/-
دوائی مفضل الٰہی برائے اولاد نرینہ 150/-
نوجام عشق 600/-
اکسیر لیکوریا کیپسول 30/-
کلین اپ 20/-
سفوف اکسیر شوگر 30/-
جدید دواخانہ خدمت خلق گولبازار ربوہ فون: 559